میں انہیں پکڑلیا۔ پھر کیا بستیوں کے لوگ اب اس سے بے خوف ہوگئے کہ ہماری گرفت کبھی اچانک ان پر رات کے وقت نہ آجائیگی جبکہ وہ سوئے پڑے ہوں ؟یا انہیں اطمینان ہوگیا ہے کہ ہمارا مضبوط ہاتھ کبھی یکا یک ان پر دن کے وقت نہ آن پکڑے گا جبکہ وہ کھیل رہے ہوں ؟''

اے لوگو! کثرت سے توبہ واستغفار کرو، اپنے گناہوں سے دور ہو جاؤ اور گزشتہ سیاہ کاریوں پر ندامت کے آنسو بہاؤ اور اللہ تعالی سے دعا کرو۔ ''اے اللہ ہمیں توبہ واستغفار کی نعمت سے نواز دیجئے۔ اور ہمارے لئے رزق کا حصول آسان فرمادیجئے۔ اے اللہ ہمارے معاملات کو سہل فرمادیجئے۔ اے اللہ ہمارا حامی وناصر ہو جایئے''۔ آمین

☆☆☆☆☆

انجمن اقوام متحدہ

1914-18 جنگ عظیم اول رونما ہوئی۔ جنگ کے بعد آئندہ دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے LEAGUE OF NATIONS قائم کی گئی۔

1939-45 جنگ عظیم دوم واقع ہوئی۔ لیگ آف نیشنز اسے روکنے میں ناکام رہی۔

1941 برطانوی وزیر اعظم چرچل اور امریکی صدر روزویلٹ نے منشور اوقیانوس بنایا۔

25-4-45 امریکی شہر سان فرانسسکو میں 50 ممالک کے نمائندوں کی کانفرنس ہوئی۔ جس میں اقوام متحدہ کی بنیاد رکھی گئی۔ (۱۲۔۵۔۱۳۶۴ھ)

26-6-45 50 ملکوں نے منشور اقوام متحدہ U.N.O. CHARTER پر دستخط کیے۔ (۱۵۔۷۔۱۳۶۴)
ان میں 6 مسلم ممالک بھی شامل ہیں۔ سعودی عرب، شام، مصر، لبنان، ترکی اور ایران۔

24-10-45 UNO نے پانچ زبانیں متعین کیں۔ انگریزی، فرانسیسی، چینی، روسی اور سپانوی۔
5 کافر ممالک کو سلامتی کونسل کا مستقل رکن بنا کر ویٹو پاور سے مسلح کیا گیا۔ امریکہ، روس، برطانیہ، فرانس اور چین

1973 35 اسلامی ممالک کے بھرپور مطالبے پر عربی کو چھٹی سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہوا۔

UNO نے آج تک کسی بھی اسلامی مملکت کا مسئلہ حل نہیں کیا، جبکہ یہ کافر ظالموں کی پشت پناہی میں نہایت سرگرمی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔

کیوں نہ ہم متفق ہو کر ایک بین الاقوامی اسلامی ادارہ قائم کریں!!!

قسط اول

استسقاء کے آداب واحکام

عبدالوہاب خان

اسلامی معاشرہ کے افراد اور مسلم ملک کے باشندے ہونے کے ناطے قحط سالی کے عوامل کا جائزہ لینا اور انفرادی واجتماعی ذمہ داری کا احساس کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ یہ مضمون اسی تقاضے کے پیش نظر دین اسلام کے بنیادی مآخذ کی روشنی میں لکھا گیا ہے۔ جس میں پانی کی اہمیت، اسباب بندش اور نماز استسقاء کے آداب واحکام بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

شکر گزاری ہی نعمت الٰہی کی ضامن ہے:

بنی نوع انسان اپنے خالق ورازق کی رحمت بیکراں کے خزانوں سے جس قدر فائدہ اٹھا رہا ہے اس کی کمال شکر گزاری تو کجا' ان نعمتوں کے شمار ہی سے عاجز ہے۔

لیکن المیہ یہ ہے کہ صرف ان نعمتوں کے من جانب اللہ ہونے کا احساس ہی اکثر اولاد آدم میں مفقود ہے۔ رب ذوالجلال اسی جانب توجہ مبذول کراتے ہوئے فرماتے ہیں ﴿وان تعدوا نعمت الله لا تحصوها ان الانسان لظلوم كفار٥﴾ (ابراہیم/٣٤) ''اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننے لگو تو ان کا شمار ہی نہیں کر سکتے۔ یقیناً انسان نہایت بے وفا اور بہت ہی ناشکرا ہے۔''

اگر ہمیں ہر نعمت کو اللہ پاک ہی کا فضل وکرم سمجھ کر صحیح استعمال کرنے کی توفیق ہو جائے تو کمال شکر میں واقع ہونے والی کوتاہیوں کو ارحم الراحمین خود معاف فرمائیں گے اور یہ معافی بھی بذات خود بہت بڑی نعمت ہوگی۔ فرمایا: ﴿و ان تعدوا نعمة الله لا تحصوها ان الله لغفور رحيم ٥﴾ (النحل/١٨) ''اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو تم ان کی گنتی ہی نہیں کر سکو گے یقیناً اللہ پاک خوب بخشنے والا' نہایت مہربان ہے۔''

اللہ کی نعمتوں کا احساس اور ان کی شکر گزاری نہ صرف حصول مغفرت ورحمت بیکراں کی کنجی ہے' بلکہ اسی میں نعمتوں کے دوام و استمرار اور کمیت و کیفیت اور نوعیت میں بھی ہر دم اضافے کی ضمانت ہے۔

رحمت بیکراں اور نعمت بے شمار کا مالک خود یہ ذمہ لے رہا ہے: ﴿و اذ تأذن ربکم لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدیدo﴾ (ابراہیم/۷) "اور جب تمہارے رب نے اعلان کیا کہ اگر تم شکر کرو تو میں ضرور بضرور تمہیں اور زیادہ نعمتیں دوں گا۔ اور اگر ناشکری کی تو یقیناً میرا عذاب بھی بہت سخت ہے۔"

بارش بہت بڑی نعمت الٰہی ہے:

اللہ پاک نے قرآن مجید میں بارش کے متعدد فوائد بیان فرمائے ہیں:

(۱) حصول رزق ﴿وانزل من السماء ماء فاخرج به من الثمرات رزقا لکم فلا تجعلوا لله اندادا وانتم تعلمونo﴾ (البقرة/۲۲) "اللہ نے آسمان سے پانی اتارا جس کے ذریعے تمہارے لئے پھلوں میں سے رزق پیدا کئے۔ پس تم اس حقیقت کو جانتے بوجھتے اللہ کے لئے ہمسر نہ بناؤ۔"

(۲) جانوروں کے لئے رزق : ﴿وانزل من السماء ماء فاخرجنا به ازواجا من نبات شتیٰo کلوا وارعوا انعامکم﴾ (طه/۵۳۔۵٤) "اور آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس کے ذریعے قسم قسم کے سبزے نکالے۔ خود بھی کھاؤ اور اپنے جانوروں کو چگاؤ۔"

(۳) روئے زمین کا حسن: ﴿وتری الارض هامدة فاذا انزلنا علیها الماء اهتزت وربت وانبتت من کل زوج بهیجo﴾ (الحج/۵) "اور تو زمین کو خشک دیکھتا ہے پس جب ہم اس پر پانی برسا دیتے ہیں تو وہ سبزے سے لہلہانے اور پھلنے پھولنے لگتی ہے اور ہر قسم کی نفیس چیزیں اُگا دیتی ہے۔"

انہی سرسبز پودوں پر جب دھوپ لگتی ہے تو انسانوں اور جانوروں کے استعمال شدہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کو یہ جذب کر لیتے ہیں اور آکسیجن فراہم کر کے صحت وزندگی کے لئے انمول تحفہ پیش کرتے ہیں۔

(۴) پہاڑی ذخیرے آب رسانی کا ذریعہ: ﴿وجعلنا فیها رواسی شٰمخٰت واسقینا کم ماء فراتاo﴾ (المرسلات/۲۷) "اور ہم نے زمین میں بلند پہاڑ بنائے اور (وہاں برف اور گلیشیر کی شکل میں ذخیرہ کر کے) تمہیں خالص اور میٹھا پانی پلایا۔"

(۵) پاکیزگی کا ذریعہ :﴿وینزل علیکم من السماء ماء لیطهرکم به﴾ (الانفال/۱۱) "اور تم پر آسمان سے پانی اتارتا ہے تاکہ تمہیں اس کے ذریعے پاک وصاف کر دے۔"

اسی لئے اہل اسلام کو ہر وقت پاک صاف رہنے اور وضو وغسل کرنے کا حکم ہے۔

(۶) انسانوں اور جانوروں کے لئے پینے کی چیز: ﴿ وانزلنا من السماء ماء طهوراo لنحي به بلدة ميتا ونسقيه مما خلقنا انعاما واناسي كثيراo﴾ (الفرقان/۴۸-۴۹) "اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اتارا۔ تاکہ اس کے ذریعے ہم مردہ بستی کو حیات نو عطا کریں اور اپنی پیدا کردہ مخلوق میں سے جانوروں کو اور بہت سارے انسانوں کو پلائیں۔"

(۷) ندی نالوں میں روانی: ﴿ انزل من السماء ماء فسالت اودية بقدرها فاحتمل السيل زبدا رابيا﴾ (الرعد/۱۷) "آسمان سے پانی اتارا پھر اپنے اپنے اندازے کے مطابق نالے بہ پڑے۔ تب پانی کا ریلا ابھرنے والا جھاگ لے آیا۔"

اس جھاگ کے ساتھ نرم مٹی اور کھاد بھی ہوتا ہے جن سے زمین کی زرخیزی میں بہت اضافہ ہوتا ہے۔ نیز ندی نالوں ہی سے دریا آباد ہوتے ہیں جو زرعی مقاصد کے علاوہ بجلی پیدا کرنے میں بھی مددگار ہوتے ہیں۔

بارش کا نازل کرنا بھی صرف اللہ پاک کی خصوصیت ہے:

﴿ ان الله عنده علم الساعة و ينزل الغيث و يعلم ما في الارحام وما تدري نفس ماذا تكسب غدا وما تدري نفس باي ارض تموت ان الله عليم خبيرo﴾ (لقمان/۳۴) "یقینا اللہ ہی کے پاس قیامت کے مقررہ وقت کا علم ہے' اور وہی بارش نازل کرتا ہے اور رحم مادر میں جو کچھ ہے وہی ذات جانتی ہے۔ اور کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کل کیا کچھ کرے گا' اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس سرزمین میں مرے گا۔ یقینا اللہ ہی خوب جاننے والا خبر رکھنے والا ہے۔"

اور اللہ ہی کا تمام کائنات میں تصرف کا اکیلا مالک و مختار ہونا ایک ایسی حقیقت ہے جس پر قبل از اسلام کا مکمل اتفاق رہا ہے بلکہ اس بارے میں لات و منات کے کسی پجاری کو بھی شبہ نہ تھا۔ رب العزت کا ارشاد ہے: ﴿ ولئن سالتهم من نزل من السماء ماء فاحيا به الارض من بعد موتها ليقولن الله قل الحمد لله بل اكثرهم لايعقلونo﴾ (العنكبوت/۶۳) "اور اگر آپ ان مشرکوں سے پوچھیں کہ وہ کون سی ذات ہے جس نے آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو زندگی بخشی؟ وہ ضرور بضرور کہیں گے کہ وہ اللہ ہی کی ذات ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ وہی اللہ ہر تعریف کے لائق ہے' لیکن ان میں سے اکثر عقل ہی نہیں کرتے۔"

یعنی ان مشرکین نے باپ دادا کی تقلید میں اپنے عقل پر پردہ ڈال رکھا ہے ان کی یہی بے وقوفی ان کی گمراہی کا سبب ہے۔ وہ اللہ کو اکیلا ہی آسمان و زمین کا خالق و مالک مانتے ہیں (دیکھئے سورة العنكبوت/۶۱' لقمان/۲۵'

الزمر/۳۸' الزخرف/۹/۸۷-۹)اس کے باوجود قحط سالی ہو تو اس ایک خالق حقیقی کے سامنے دست سوال دراز کرنے کے بجائے اس کی مخلوق میں سے کسی کو حاجت روا' کسی کو مشکل کشا کہہ کر پکارتے ہیں اور اس واضح ترین شرک پر مستزاد یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ اللہ کے ان پیاروں کی عبادت کرنے سے ہمیں اللہ پاک کا قرب نصیب ہوتا ہے۔(سورۃ الزمر/۳)

بارش کے بارے میں کسی کاھن' نجومی وغیرہ کی پیشینگوئی پر اعتبار نہ کیا جائے۔

عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم" مفاتح الغيب خمس لا يعلمها الا الله، لا يعلم احد مايكون فى غد، ولا يعلم احد مايكون فى الارحام، ولا تعلم نفس ماذا تكسب غدا وماتدرى نفس باى ارض تموت، وما يدرى احد متىٰ يجئ المطر" (بخاری مع الفتح ۲/۶۰۹)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا(۱) کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا واقع ہوگا۔(۲) کسی کو علم نہیں کہ رحم مادر میں کیا ہے؟۔(۳) کسی نفس کو خبر نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا۔(۴) کسی نفس کو معلوم نہیں کہ کس سرزمین پر مرے گا اور (۵) کسی کو پتہ نہیں کہ کب بارش ہوگی۔"

بارش کو ستاروں سے منسوب کرنا کفر ہے:

عن زيد بن خالد الجهنى انه قال: صلى لنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم صلاة الصبح بالحديبية على اثر سماء كانت من الليل. فلما انصرف اقبل على الناس فقال: " هل تدرون ما ذا قال ربكم؟" قالوا: الله و رسوله اعلم. "قال اصبح من عبادى مؤ من بى وكافر، فاما من قال: مطرنا بفضل الله ورحمته، فذلك مؤمن بى وكافر بالكوكب، و اما من قال بنوء كذا وكذا فذلك كافربى مؤمن بالكوكب". (متفق عليه بخارى مع الفتح ۲/۳۸۸،مسلم مع النووى ۲/۵۹-۶۰، موطأ برواية الليثى ص ۹۵)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ کے مقام پر رات کو بارش ہونے کے بعد ہمیں فجر کی نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ''کیا تم لوگ جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟'' انہوں نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک کا فرمان یہ ہے: ''میرے بندوں نے اس حال میں صبح کیا کہ ایک گروہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور دوسرا گروہ میرا انکار کرتا ہے۔ جس کسی نے یہ کہا کہ اللہ پاک کے فضل اور اسی کی رحمت سے بارش ہوئی' تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں کی تاثیر کا منکر ہے۔ لیکن جس نے یہ کہا کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی تو وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا اور ستاروں پر ایمان رکھنے والا ہے۔''

بارش کے حصول کے لئے بھی صرف اللہ پاک سے دعا کرنی چاہئے:

اللہ وحدہ لاشریک کا ارشاد ہے: ﴿ امن خلق السمٰوٰت والارض وانزل لكم من السماء ماء فانبتنا به حدائق ذات بهجة ما كان لكم ان تنبتوا شجرها ء اله مع الله بل هم قوم يعدلونo﴾ (النمل/ ٦٠) ''بھلا کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا؟ پس ہماری ذات نے ہی اس کے ذریعے بارونق باغات اُگائے۔ تمہیں تو اس کے درخت اُگانے کی قدرت نہیں۔ کیا پھر بھی اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی عبادت کے لائق ہے؟! (نہیں) بلکہ یہ لوگ تو صراط مستقیم سے مڑ جانے والے ہیں۔''

﴿ قل أرأيتم ان اصبح ماؤ كم غورا فمن ياتيكم بماء معينo﴾ (الملك/ ٣٠) ''اے نبی (ﷺ) کہہ دیجئے (ان مشرکین سے): بتلاؤ تو سہی اگر تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے تو کون تمہارے لئے جاری پانی لائے گا؟!''

لہذا قحط سالی ہو یا اور کوئی مصیبت' کسی بھی حالت میں اللہ پاک کے سوا کسی بھی مخلوق سے حصول منفعت اور دفع مضرت کی التجا کرنا حرام ہے۔ اور اہل اسلام کے لئے ضروری ہے کہ خوشی و غمی، فتح و شکست، سہولت و مشقت ہر حالت میں اللہ وحدہ لاشریک کی طرف رجوع کرے اور اللہ کی طرف رجوع کرنے میں بھی اللہ پاک کے خلیل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اور سنت کی پیروی کرے۔

استسقاء کا شرعی مفہوم:

یہ سَقیٰ یَسقی سقیًا سے باب استفعال کا مصدر ہے جس کا معنی ہے: ''پانی طلب کرنا''۔

شرعی اصطلاح میں استسقاء سے مراد ''پانی کی فراوانی کے لئے اللہ پاک سے دعا کرنا'' ہے۔